



سوال

(754) مطلوبہ واجبات میں سستی کرنے پر لڑکیوں کو مارنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعلیم اور مطلوبہ واجبات کی ادائیگی پر ابھارنے اور ان میں کسی طرح کی سستی نہ کرنے کی عادت ڈالنے کی غرض سے طالبات کو مارنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی حرج نہیں لہذا استاد، استانی اور باپ ان تمام کا ذمہ ہے کہ وہ بچوں پر توجہ کریں اور جو بھی تادیب کا مستحق ہو اس کی تادیب کریں اگر وہ واجب کی ادائیگی میں کوتاہی کرے تاکہ وہ عمدہ اخلاق کا عادی ہو جائے اور وہ نیک عمل پر مضبوط ہو جائے یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سِنِينَ وَأَضْرِبُوهُمْ عَلَيْنَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ" [1]

"لپنے بچوں کو ساتویں سال میں نماز کا حکم دو۔ اور اس پر انھیں دس سال میں مارو پٹو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔"

اور مذکورہ اور مونث اولاد جب دس سال کو پہنچ جائیں اور نماز میں کوتاہی کریں تو انھیں مارا جائے اور انھیں ادب سکھایا جائے تاکہ وہ نماز کی پابندی کریں اسی طرح تعلیم اور دیگر گھریلو فرائض میں بھی ایسا ہی ہوگا نیز گھر کے کاموں وغیرہ میں اور مذکورہ اور مونثوں کے اولیاء کا فریضہ ہے کہ وہ ان کو ادب سکھانے اور انھیں مہذب بنانے کا اہتمام کریں لیکن پشائی بلکی ہونی چاہیے جس میں کوئی نقصان نہ ہو بلکہ صرف مقصد حاصل ہو جائے (سماحہ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ)

[1] - صحیح سنن ابی داؤد رقم الحدیث (495)

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

صفحه نمبر 667

محدث فتوى